عرب جمہوریہ مصر	**14 محرم 1441ھ**
وزارتِ اوقاف	**13 ستمبر 2019ء**

استاذ اور طالب علم کے فرائض

نئے تعلیمی سال کا آغاز ہونے والا ہے، ہم اللہ کریم سے دعا کرتے ہیں کہ یہ سال ہمارے بیٹوں کے لئے محنت، جہد وجد اور کامیابی وکامرانی کا سال ہو، بے شک اسلام نے علم کو بہت زیادہ اہمیت دی ہے، اور اس پر خصوصی توجہ دی ہے، علم دلوں کی زندگی اور آنکھوں کا نور ہے کیونکہ علم کے ذریعے صاحبِ علم دنیاوآخرت میں بلند درجات اور نیک اور منتخب لوگوں کا مقام حاصل کرتا ہے،اس کے ذریعے صلہ رحمی کی جاتی ہے، حلال و حرام کی پہچان ہوتی ہے، اللہ کریم اس کے ذریعے لوگوں کے مقام ومرتبے کو بلند کرتا ہے اور انہیں نیکی کے کاموں میں راہ نما اور پیشوا بنا دیتا ہے جن کے نقوش سے راہ نمائی حاصل کی جاتی ہے اور ان کے افعال کی پیروی کی جاتی ہے، ارشاد خداوندی ہے : **{قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لاَ يَعْلَمُونَ}** ، "بتاؤتو علم والے اور بے علم کیا برابر کے ہیں"؟۔

قرآن حکیم کی سب سے پہلے نازل ہونے والی سورت کی ابتدائی آیات سے ظاہر ہو جاتا ہے کہ اسلام نے کس قدر علم کو اہمیت دی ہے اور اس کی ترغیب دی ہے، ارشاد باری تعالی ہے : **{اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ**

الَّذِي خَلَقَ خَلَقَ الإِنسَانَ مِنْ عَلَقٍ * اقْرَأْ وَرَبُّكَ الأَكْرَمُ * الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ * عَلَّمَ الإِنسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ} ، " پڑھ اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا۔ جس نے انسان کو خون کے لوتھڑے سے پیدا کیا۔ تو پڑھتا رہا تیرا رب بڑے کرم والا ہے۔ جس نے قلم کے ذریعے (علم) سکھایا۔ جس نے انسان کو وہ سکھایا جسے وہ نہیں جانتا تھا " ۔

سب سے پہلے جس حکم کے بارے میں وحی نازل ہوئی وہ پڑھنے کا حکم ہے جو کہ حصولِ علم کا پہلا دروازہ ہے، اس کے بعد قلم کی طرف اشارے کا ذکر آتا ہے جو علم کو مدون اور نقل کرنے کا ذریعہ ہے، ان آیات میں تمام لوگوں کو علم کی فضیلت بیان کرنے اور اس کے حصول کی ترغیب دینے پر متنبہ کیا گیا ہے

۔

علم اور اہلِ علم کا بہت بلند مقام و مرتبہ ہے، اگر علم اور اہل علم نہ ہوتے تو لوگ گمراہ ہو جاتے، علم ایک نور ہے جو صاحبِ علم پر چیزوں کے حقائق واضح کرتا ہے، علما لوگوں کے لئے آسمان میں ستاروں کی مانند ہیں جن سے راہ نمائی حاصل کی جاتی ہے، ارشاد خداوندی ہے : أَفَمَن يَعْلَمُ أَنَّمَا أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ الْحَقُّ كَمَنْ هُوَ أَعْمَى إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُولُو الأَلْبَابِ}، " کیا وہ ایک شخص جو یہ علم

رکھتا ہو کہ آپ کی طرف آپ کے رب کی جانب سے جو اتارا گیا ہے وہ حق ہے، اس شخص جیسا ہو سکتا ہے جو اندھا ہو نصیحت تو وہی قبول کرتے ہیں جو عقلمند ہوں۔

گویا کہ اللہ کریم نے اس آیت میں لوگوں کو دو قسموں میں تقسیم کر دیا ہے، ایک عالم اور دوسرا بہرہ، اور علم کو بہرے پن کے مقابل قرار دیا ہے، اور یہاں نور سے مراد علم و معرفت کا نور ہے آنکھوں کا نور نہیں، ارشاد خداوندی ہے : **{فَإِنَّهَا لاَ تَعْمَى الأَبْصَارُ وَلَكِن تَعْمَى الْقُلُوبُ الَّتِي فِي الصُّدُورِ}** ، "بات یہ ہے کہ صرف آنکھیں ہی اندھی نہیں ہوتیں بلکہ وہ دل اندھے ہو جاتے ہیں جو سینوں میں ہیں" ۔

اسی لئے قرآن کریم نے علم کے مقام و مرتبے کو بلند کیا ہے اور اسے سلطان یعنی برھان و حجت سے تعبیر کیا ہے، ارشاد خداوندی ہے : **{الَّذِينَ يُجَادِلُونَ فِي آيَاتِ اللَّهِ بِغَيْرِ سُلْطَانٍ أَتَاهُمْ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللَّهِ وَعِنْدَ الَّذِينَ آمَنُوا}**، " جو بغیر کسی سند کے جو ان کے پاس آئی ہے اللہ کی آیتوں میں جھگڑتے ہیں، اللہ کے نزدیک اور مومنوں کے نزدیک یہ تو بہت بڑی ناراضگی کی چیز ہے۔

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی علم کے مقام اور حصولِ علم کی فضیلت کو بیان فرمایا ہے، آپ علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا: (جو شخص علم کی تلاش میں کسی راستہ پر چلتا ہے تو اللہ کریم اسے جنت کے راستوں میں سے ایک راستہ پر چلاتا ہے، اور بیشک طالب علم کی رضا جوئی کے لئے فرشتے اپنے پر بچھاتے ہیں اور آسمانوں اور زمینوں کی تمام چیزیں اور پانی کی مچھلیاں بھی اس عالم کے لئے مغفرت کی دعا کرتی ہیں اور بیشک عالم کی عابد پر ایسی فضیلت ہے جیسے چاند کی تمام ستاروں پر، اور بیشک علما انبیاء کے وارث ہیں اور انبیاء کسی کو درہم یا دینار کا وارث نہیں بناتے وہ صرف علم کا وارث بناتے ہیں، سو جس نے علم کو حاصل کر لیا اس نے عظیم حصہ کو حاصل کر لیا)، حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: (اے ابوذر! اگر تم صبح اٹھ کر قرآن مجید کی ایک آیت کا علم حاصل کر لو، تو وہ تمہارے لئے سو رکعات پڑھنے سے بہتر ہے، اور اگر تم صبح اٹھ کر علم کا ایک باب (سبق) پڑھ لو، خواہ اس پر عمل ہو یا نہ ہو تو وہ ایک ہزار رکعات پڑھنے سے بہتر ہے)۔

امام علی کرم اللہ وجھہ الکریم فرماتے ہیں: (علم مال سے بہتر ہے، علم تیرے حفاظت کرتا ہے جبکہ مال کی تو حفاظت کرتا ہے، علم حاکم ہے اور مال محکوم، مال خرچ کرنے سے کم ہو جاتا ہے جبکہ علم خرچ کرنے سے بڑھتا ہے)۔

علم کے اعلی اخلاق اور عمدہ آداب ہیں جن سے استاذ اور طالب علم کا متصف ہونا ضروری ہے، ان میں اہم اخلاق وآداب درج ذیل ہیں :

☆ اللہ تعالی کے لئے اخلاص، استاذ اور طالب علم پر فرض ہے کہ وہ علم سے اللہ کی رضا حاصل کریں، ریاکاری اور شہرت سے بچیں، علم کے اندر ایک پوشیدہ خواہش ہوتی ہے اگر وہ آدمی کے دل میں متمکن ہو جائے تو اس آدمی پر شہرت کی محبت اور سیادت حاصل کرنے کی خواہش غالب آ جاتی ہے، اور یہ چیز اس کے طرزِ عمل پر اثرانداز ہوتی ہے اور وہ اپنے آپ کو لوگوں سے برتر سمجھنے لگتا ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس چیز سے متنبہ کرتے ہوئے فرمایا : (جس شخص نے جاہلوں سے بحث کرنے، علماء پر فخر کرنے اور لوگوں کو اپنی طرف راغب کرنے کے لئے علم کو طلب کیا تو اللہ تعالی اسے جہنم میں داخل کرے گا) ۔

☆ دوسرا ادب عاجزی وانکساری ہے، امام مالک نے ہارون الرشید کی طرف خط لکھا کہ : (جب تم کوئی علم سیکھو تو تم پر وہ علم، اس کی سنجیدگی و وقار، اس کا اثر اور حلم دکھائی دینا چاہیے)، اسی لئے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا : (علم سیکھو، اور اس کے لئے سنجیدگی و وقار بھی سیکھو)، علم نہ تو تکبر کے ساتھ باقی رہتا ہے اور نہ ہی گناہ کے ساتھ نصیب ہوتا ہے بلکہ علم تو طلب کرنے سے حاصل ہوتا ہے اور

تقوی کے ساتھ اس میں مزید اضافہ ہوتا ہے، ارشاد خداوندی ہے : **{وَاتَّقُوا اللَّهَ وَيُعَلِّمُكُمُ اللَّهُ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ}** " اللہ تعالی سے ڈرو، اللہ تمہیں تعلیم دے رہا ہے اور اللہ تعالی ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے"۔

اور سلف صالحین نے کہا ہے کہ : (جس نے اپنے علم پر عمل کیا اللہ تعالی اسے ایسی چیزوں کا علم بھی عطا کرتا ہے جن کا اسے علم نے ہوتا)، علم ربانی اور علم لدنی کے لئے عمل شرط ہے، اللہ تعالی نے سورت کہف میں ایک نیک بندے کے بارے میں ارشاد فرمایا : **{فَوَجَدَا عَبْدًا مِنْ عِبَادِنَا آتَيْنَاهُ رَحْمَةً مِنْ عِنْدِنَا وَعَلَّمْنَاهُ مِنْ لَدُنَّا عِلْمًا}** " پس ان دونوں نے ہمارے بندوں میں سے ایک بندے کو پایا، جسے ہم نے اپنے پاس کی خاص رحمت عطا فرما رکھی تھی اور اسے اپنے پاس سے خاص علم سکھا رکھا تھا "۔

دوسری جگہ ارشاد فرمایا :**{ فَفَهَّمْنَاهَا سُلَيْمَانَ وَكُلاًّ آتَيْنَا حُكْمًا وَعِلْمًا}** " ہم اس کا صحیح فیصلہ سلیمان کو سمجھا دیا۔ ہاں ہر ایک کو ہم نے حکم وعلم دے رکھا تھا" ۔

اور سیدنا یحی علیہ السلام کے بارے میں ارشاد فرمایا : **{يَا يَحْيَى خُذِ الْكِتَابَ بِقُوَّةٍ وَآتَيْنَاهُ الْحُكْمَ صَبِيًّا وَحَنَانًا مِّن لَّدُنَّا وَزَكَاةً وَكَانَ تَقِيًّا}** " اے یحی ! میری کتاب کو مضبوطی

سے تھام لے، اور ہم نے اسے لڑکپن ہی سے دانائی عطا فرما دی۔ اور اپنے پاس سے شفقت اور پاکیزگی بھی، وہ پرہیزگار شخص تھا" ۔

اور حق سبحانہ و تعالی نے فرشتوں کی زبانی ارشاد فرمایا: **{سُبْحَانَكَ لاَ عِلْمَ لَنَا إِلاَّ مَا عَلَّمْتَنَا}** " ان سب نے کہا اے اللہ ! تیری ذات پاک ہے ہمیں تو صرف اتنا ہی علم ہے جتنا تو نے ہمیں سکھا رکھا ہے" ۔

☆ علم کے آداب میں سے ایک ادب سنجیدگی و وقار سے متصف ہونا ہے، کیونکہ علم کی اپنی ایک آب و تاب اور ہیبت و جلال ہے، اور اس سنجیدگی اور وقار کی علامت خوبصورت لباس، صفائی، خوشبو وغیرہ کا اہتمام کرنا، اور بے فائدہ مجلسوں سے دور رہنا ہے، آپ علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا: (اچھی راہ نمائی، اچھی خاموشی اور میانہ روی نبوت کے پچیس اجزا میں سے ایک جز ہے)۔

سائل کے لئے عالم ایسے ہی ہے جیسے مریض کے لئے ڈاکٹر، عالم کے لئے ضروری ہے کہ وہ سائل کے ساتھ شفقت و نرمی کے ساتھ پیش آئے، راہ ہدایت کی طرف اس کی راہ نمائی کرے اور سیدھی راہ اس کے ساتھ واضح کرے، معاویہ بن حکم بیان کرتے ہیں کہ: " ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے کہ لوگوں میں سے ایک شخص کو چھینک آئی، میں نے کہا: اللہ تم پر رحم کرے،

لوگوں نے اپنی آنکھوں سے مجھے دیکھا، میں نے کہا: تمہاری ماں تمہیں روئے، تم میری طرف کیوں دیکھ رہے ہو؟ تو انھوں نے اپنے ہاتھ اپنی رانوں پر مارنے شروع کر دیئے، سو جب میں نے انہیں دیکھا کہ وہ مجھے خاموش کروا رہے ہیں تو میں خاموش ہو گیا، جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی نماز مکمل کی، میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو، میں نے آپ سے پہلے اور آپ کے بعد آپ سے اچھا کوئی معلم نہیں دیکھا، اللہ کی قسم، نہ آپ نے مجھے جھڑکا، نہ مجھے مارا، اور نہ ہی مجھے سب وشتم کیا"۔

اسی طرح کچھ ایسے امور ہیں جن سے طالبِ علم کا متصف ہونا ضروری ہے ان میں سے اہم امور درج ذیل ہیں:

☆ علم حاصل کرنے کا خواہشمند رہنا اور بغیر کسی تھکاوٹ و اکتاہٹ کے اس کی پابندی کرنا، طالبِ علم اپنے وقت کو فضول کاموں میں ضائع نہ کرے، کہا گیا ہے کہ: علم آپ کو اپنا کچھ حصہ اس وقت دے گا جب تم اپنی ساری ذات اس کے سپرد کر دوگے، جب امام شافعی رحمہ اللہ تعالی سے سوال کیا گیا کہ: علم کے لئے آپ کی رغبت کیسی ہے؟ آپ نے فرمایا جب میں ایسی بات سنتا ہوں جو میں نے پہلے نہیں سنی ہوتی تو میری جسم کے تمام اعضا چاہتے ہیں کہ کاش ان کو قوتِ سماعت نصیب ہوتی اور اس کو سن کر لطف اندوز ہوتے جیسے حقیقی کان اس کو سن کر لطف اندوز ہوئے ہیں، آپ سے پوچھا گیا: علم کے لئے

آپ کی خواہش کیسی ہے ؟آپ نے فرمایا : علم کے بارے میں میری خواہش اس مال جمع کرنے والے بخیل شخص کی طرح ہے جسے مال میں انتہائی لذت محسوس ہوتی ہے،آپ سے کہا گیا : علم کے لئے آپ کی طلب کیسی ہے ؟آپ نے فرمایا : علم کے بارے میں میری طلب اپنے اکلوتے بیٹے کو کھونے والی عورت کی طرح ہے۔

☆ استاذ کی عزت و توقیر، طالب علم کو اپنے استاذ کے سامنے کسی قول و فعل کی جسارت نہیں کرنی چاہیے، امام شافعی رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہیں کہ : میں امام مالک رحمہ اللہ تعالی کی ہیبت وجلال کی وجہ سے ان کے سامنے بڑے آہستہ سے ورقہ گردانی کیا کرتا تھا تاکہ آپ اس کی آواز نہ سن لیں، اور ربیع رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہیں کہ : اللہ کی قسم میں نے امام شافعی رحمہ اللہ کے رعب وجلال کی وجہ سے کبھی بھی اس وقت پانی پینے کی جسارت نہیں کی جس وقت وہ میری طرف دیکھ رہے ہوتے تھے۔

آج ہمیں اپنی دنیاوی ترقی کے لئے تمام علوم حاصل کرنے کی بھی اتنی ہی شدید ضرورت ہے جتنی اپنی آخرت کی اصلاح کے لئے علوم حاصل کرنے کی ضرورت ہے، اب ہمارے پاس فارغ وقت نہیں ہے کیونکہ نئ اور انوکھی علمی تحقیق پیش کرنا وقت کی ضرورت ہے تاکہ ہم کارواں کے مل سکیں یا ہم کارواں سے پیچھے رہ جانے کا ادراک کر سکیں، ہم میں سے ہر شخص کا فرض ہے کہ وہ جدت پسندی،

سبقت لے جانے اور اعلی مقاصد کے حصول کے جذبہ سے لبریز ہو یا کم از کم ہمارے اندر امت کو اپنے ان عظیم آباء واجداد کے زمانے تک واپس لے جانے کی خواہش ہونی چاہیے جنہوں نے علم کی طلب کے لئے سفر کیا، اور اس کے حصول میں تگ و دو کی یہاں تک کہ انہین ان علوم میں اولین مقام حاصل ہو گیا اور وہ ان تمام علوم و فنون کے سرخیل کہلائے جو ان کے بعد تمام لوگوں اور تہذیبوں کے لئے روشن منار اور ایک صاف منبع تھے۔

اس بارے میں ہمارا شعار یہ ہونا چاہیے:

ہم بھی اپنے پہلے لوگوں کی طرح تعمیر وترقی کریں گے اور ان جیسے کام کریں گے۔

ایک عالم اور طالب علم کے لئے ضروری ہے کہ وہ اعلی اخلاق سے متصف ہو اور ان کا فعل ان کے قول کے موافق ہو تاکہ معاشرے میں اس کی تاثیر ہو، جب کسی قوم میں علم، عمل اور اخلاق جمع ہو جائیں تو وہ قوم دوسری قوموں میں عزت و رفعت کے ساتھ زندگی گزارتی ہے، یہاں علم اور اخلاق ہو گا وہاں ترقی اور عروج ہو گا۔

برادرانِ اسلام !

اسلام نے مختلف علوم وفنون کے ماہر علما اور علم کو بلند مقام ومرتبہ عطا کیا ہے، نفع بخش علم ان تمام علوم کو شامل ہے جو لوگوں کے دینی ودنیاوی معاملات میں نفع کا باعث بنتے ہیں، اس لئے ہم دیکھتے ہے کہ اللہ کا فرمان " اللہ سے اس کے وہی بندے ڈرتے ہیں جو علم رکھتے ہیں " تکوینی علوم کے بارے میں گفتگو کے ضمن میں مذکور ہے ارشاد خداوندی ہے : **{أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ أَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجْنَا بِهِ ثَمَرَاتٍ مُخْتَلِفًا أَلْوَانُهَا وَمِنَ الْجِبَالِ جُدَدٌ بِيضٌ وَحُمْرٌ مُخْتَلِفٌ أَلْوَانُهَا وَغَرَابِيبُ سُودٌ * وَمِنَ النَّاسِ وَالدَّوَابِّ وَالأَنْعَامِ مُخْتَلِفٌ أَلْوَانُهُ كَذَلِكَ إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ إِنَّ اللَّهَ عَزِيزٌ غَفُورٌ}** " کیا آپ نے اس بات پر نظر نہیں کی کہ اللہ تعالی نے آسمان سے پانی اتارا پھر ہم نے اس کے ذریعے سے مختلف رنگتوں کے پھل نکالے اور پہاڑوں کے مختلف حصے ہیں سفید اور سرخ کہ ان کی بھی رنگتیں مختلف ہیں اور بہت گہرے سیاہ۔ اور اسی طرح آدمیوں اور جانوروں اور چوپایوں میں بھی بعض ایسے ہیں کہ ان کی رنگتیں مختلف ہیں، اللہ سے اس کے وہی بندے ڈرتے ہیں جو علم رکھتے ہیں واقعی اللہ تعالی زبردست بڑا بخشنے والا ہے " ۔

دوسری جگہ ارشاد خداوندی ہے : **{إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ وَاخْتِلاَفِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لآيَاتٍ لأُولِي الأَلْبَابِ الَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللَّهَ قِيَاماً وَقُعُوداً وَعَلَى جُنُوبِهِمْ**

وَيَتَفَكَّرُونَ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالأَرْضِ}. " آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں اور رات دن کے ہیر پھیر میں یقینا عقلمندوں کے لئے نشانیاں ہیں۔ جو اللہ تعالی کا ذکر کھڑے اور بیٹھے اور اپنی کروٹوں پر لیٹے ہوئے کرتے ہیں اور آسمانوں و زمین کی پیدائش میں غور و فکر کرتے ہیں " ۔

اسی طرح نفع بخش علم سے مراد وہ تمام شرعی و عربی علوم یا میڈیکل، فارمیسی، طبیعات، کیمیا، فلکی، انجینئرنگ یا ایٹمی توانائی جیسے تمام علوم وفنون ہیں جو لوگوں کے لئے ان کی دنیا وآخرت میں نفع کا باعث بنتے ہیں، علم ایک منفرد اور تجدیدی ذہن کی حامل قومی شخصیت کی بنیاد ہے، اس کی دلیل اللہ تعالی کا یہ فرمان ہے کہ : {فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لاَ تَعْلَمُونَ} " پس اگر تم نہیں جانتے تو اہل علم سے دریافت کرلو " ۔

ذکر کا لفظ ایک متعین علم میں محدود نہیں ہے بلکہ عام ہے جو تمام نفع بخش علوم کو شامل ہے، بے شک ہمیں اپنے دنیاوی تعمیر وترقی کا باعث بننے والے تمام علوم کی اتنی ہی شدید ضرورت ہے جتنی آخرت کی اصلاح و بہتری کا باعث بننے والے علوم کی ضرورت ہے۔

اس لئے دورِ حاضر میں علما کی ذمہ داری اور وقت کا تقاضہ یہ ہے کہ وہ اسلام اور مسلمانوں کے بارے میں پیش کئے گئے غلط تصور کی اصلاح کے ساتھ غلط مفاہیم کو بھی درست کریں اور صحیح اسلامی فکر کو عام کرنے کے لئے تگ و دو کریں۔

ہم اللہ تعالی سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں ان انصاف پسند لوگوں میں سے بنائے اور جس چیز سے ہم لا علم ہیں ہمیں اس کا علم عطا فرمائے، اور جو ہم بھول گئے وہ ہمیں یاد دلائے اور ہمارے کام میں راہ یابی کے اسباب مہیا فرمائے۔ اٰمین